مطبوعات

اسلام اور جدید ریاستی نظام: از جناب ڈاکٹر محمد سرور گورنمنٹ کالج لاہور۔ ناشر مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور۔ ۳۱۸ صفحات۔ مجلد مع رنگین گرد پوش۔ قیمت ۹۰ روپے۔

یہ دور جب سے اسلامی تحریکات ابھری ہیں، اسلامی نظام کے مباحث کا دور ہے۔ بہت نظریے سامنے آئے، کتابیں لکھی جارہی ہیں، اور اب نیو ورلڈ آرڈر کی سیلابی لہر کا مقابلہ کرنے کے لیے یہ اہمیت اور بھی بڑھ جائیگی۔ انقلاب ایران نے امکانات زیادہ روشن کردیے ہیں۔

ڈاکٹر محمد سرور ایک فاضل دانش ور ہیں۔ انہوں نے اسلامی نظام ریاست کے لیے ایک خاکہ تجویز کیا ہے، دوسری طرف احیائے اسلام کے بارے میں پاکستان اور ایران کے حالات پر تقابلی نظر ڈالی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ دورِ حاضر میں پاکستان واحد ملک ہے جس کا قیام ہی اسلامی نظام کے نصب العین کے لیے ہوا، مگر مختلف مزاحمتوں نے اس کا مقصد پورا نہ ہونے دیا۔ دوسری طرف وہ ایران پر نگاہ ڈالتے ہیں جہاں عملاً انقلاب واقع ہو چکا ہے۔

ڈاکٹر محمد سرور صاحب نے اپنی تحقیق کی بنیاد پر بتایا ہے کہ ایرانی انقلاب کی رَو ۱۸۸۲ء کے تمباکو انقلاب کی شکل میں اٹھ کر، "جنگل انقلاب" کا دور گذارتی ہوئی نہایت جابر بادشاہتی اور جاگیرداری نظام اور کمیونسٹ تحریک کے دوپاٹوں کے درمیان عرصہ دراز تک پستی رہی، تا آنکہ امام خمینی کی قیادت میں انقلاب رونما ہوا جس کے لیے علمائے ایران نے بہت قربانیاں دی تھیں۔ لیکن صرف ایک جز کہ نظریہ امامت، تصورِ مجتہد، اور نیا اجتہادی نظریہ "ولایتِ فقیہ" پوری شیعہ قوم کو پیری مریدی کی شکل میں ایک مرکز پر مستقلاً" متحد رکھنے کا موجب بنا ——— اس نے سالہا سال کی سعی مسلسل کو نتیجہ کامیابی تک پہنچایا۔ پھر ڈاکٹر صاحب نے ایرانی انقلاب کے اثرات اور نظام نو کے جملہ پہلوؤں کو بہت وضاحت سے بیان کیا ہے۔

دوسری طرف ان کی نظر دورِ حاضر کی سیاسی ہیئتوں کے مقابلے میں اسلامی نظامِ ریاست کی